قدیم وغیر مطبوعہ تذکرۂ صوفیہ کا اوّلین اُردو ترجمہ

مراۃ الاسرار

زمانۂ تالیف ۱۰۴۵ھ تا ۱۰۶۵ھ

مؤلفہ

حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی قدس سرہٗ

۱۰۰۵ھ ——— ۱۰۹۴ھ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج

کپتان واحد بخش سیال

چشتی صابری

قدیم و غیر مطبوعہ تذکرہ صوفیہ کا اوّلین اردو ترجمہ

مرآۃ الاسرار

زمانۂ تالیف ۱۰۴۵ھ تا ۱۰۶۵ھ

مؤلفہ

حضرت شیخ عبدالرحمٰن چشتی قدس سرہٗ

۱۰۰۵ھ ——— ۱۰۹۴ھ

تحقیق و ترجمہ

مولانا الحاج

کپتان واحد بخش سیال

چشتی صابری

نام کتاب	....	مرآۃ الاسرار
مترجم	....	مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی
	....	اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷
اشاعت	....	محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء
تعداد	....	پانچ صد (۵۰۰)
طباعت	....	حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور
ناشر	....	ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

Rs 300

حسب ارشاد

حضرت شاہ شہید اللہ فریدی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۹۸ھ)

سعی و اہتمام

حضرت شاہ سراج علی مدظلہٗ

کے مقام پر پہنچ جاتے ہیں اور قطب حقیقی کی عمر (میعاد) تئیس سال اور دس دن ہوتی ہے اور یہ مقام مقامِ معشوقی ہے۔ قطب وحدت اور مرتبہ محبوبیت یہ ہے کہ جو کچھ معشوق کہتا ہے حق تعالیٰ عزوجل وہی کرتا ہے۔ چنانچہ جب حضرت شیخ فریدالدین گنج شکرؒ اس مرتبہ قطب وحدت پر پہنچے تو عالمِ وحدت سے خطاب ہوا کہ اے فریدؒ! اس وقت تک جو ہم نے حکم کیا تو بجا لایا۔ اب جو کچھ تو کہے میں پورا کروں گا۔ یہ حکایت حضرت شیخ نصیرالدین محمود قدس سرہٗ نے اپنی کتاب خیرالمجالس میں مکمل بیان فرمائی ہے۔ سبحان اللہ جسے یہ دولت عظمیٰ نصیب ہو اور جس کے لیے یہ دروازہ کھلے۔ حضرت شیخ نظام الدین بدایونی اپنے شیخ علیہ الرحمۃ کی منقبت میں فرماتے ہیں ؎

پیرِ ما پیرست مولانا فریدؒ　　　ہمو او در خلق مولانا فریدؒ

(ہمارا پیر مولانا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ وہ پیر ہے کہ وہ خلق میں بالکل فرید یعنی منفرد (بے نظیر) ہستی ہے۔

حضرت الیاس و خضر علیہم السلام کا زندہ ہونا اور امت محمدیہ سے تعاون

الغرض ہم نے رجال اللہ کے حالات مجملاً بیان کر دیے ہیں اور حضرت علاؤالدولہ سمنانیؒ قدس سرہٗ نے اپنی کتاب عروۃ الوثقیٰ کے باب ششم فصل چہارم میں حضرت الیاسؑ اور حضرت خضرؑ کا بھی اس امت کے طبقہ رجال اللہ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت خضرؑ نبی علیہ السلام قطب ابدال کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں۔ ان کی عزت کا خیال رکھتے ہیں اور ان کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں اور نماز میں ان کی اقتدا کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ضرورت ہوتی نقدی وغیرہ کی صورت میں پورا کرتے ہیں اور خضرؑ کا نام ملکان بن ملیان بن طلیان بن سمعان بن سام بن نوح علیہ السلام ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کا نام ملکان بن متوشلخ بن ادریس اور ادریس کا نام اخنوخ ہے۔ چونکہ وہ درس بہت دیتے تھے اس لیے ان کا نام ادریس ہو گیا۔ چنانچہ نوح علیہ السلام نوحہ اور زاری کی وجہ سے جو آپ کیا کرتے تھے نوحؑ مشہور ہو گئے اور خضرؑ کو اس لیے خضرؑ کہتے ہیں کہ جس جگہ آپ بیٹھے تھے سبز ہو جاتی تھی اور خضر علیہ السلام کی ولادت فارس کے مقام پر ہوئی جو شیراز سے دو کوس دور ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے تین مسلمان بیٹے تھے۔ یعنی

سامؑ، حامؑ اور یافثؑ۔ حضرت نوحؑ نے سامؑ کے لیے برکت اولاد کی دعا کی۔ چنانچہ ان کی پشت سے انبیا علیہم السلام ظاہر ہوئے اور حضرت الیاسؑ سام بن نوح کے بیٹے ہیں۔ خضرؑ کے والد کے دادا الیاسؑ کے بھائی تھے۔ خضرؑ اور قطب ابدال اور ان کے اصحاب حضرت الیاسؑ کے سامنے اس طرح ادب سے بیٹھتے تھے۔ جیسے ایک شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے۔ حضرت الیاس علیہ السلام بلند قامت، بزرگ سر (بڑا سر رکھنے والے) کم گو، بہت مراقبہ کرنے والے باوقار وتمکین اور وجاہت اور بہت دانا ہیں۔ معارف اور کرامات بہت رکھتے ہیں اور شرع مصطفیٰ، علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبع ہیں اور سنت نبوی کے کما حقہٗ بجا لانے والے ہیں۔ حضرت الیاس اور خضر علیہم السلام دین محمدؐ کے اوامر ونواہی کے پابند اور عامل ہیں۔ پس ان کی پیغمبری سے ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا (یعنی ان کی پیغمبری سے ختم نبوت سے متعارض نہیں ہے) جیسا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ختم نبوت کو کوئی تعارض نہیں کیونکہ وہ بھی خلق کو دین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت دیتے ہیں اور اسی طرح امت محمدیہ کے امام کی اقتدا کرتے ہیں جو شخص حضرت الیاسؑ اور خضرؑ کے وجود کا انکار کرے۔ بہت جاہل ہے۔ یہ تینوں حضرات زندہ ہیں۔ ایک آسمان میں ہے اور دو زمین پر ہیں اور یہ دین متین (دین محمدیؐ) کی امداد کرتے ہیں اور قرآن کریم کے مصدق (تصدیق کرنے والے ہیں)

صفات خضر علیہ السلام

حضرت خضر علیہ السلام کی کنیت ابو العباس ہے۔ وہ نزول وحی سے پہلے اور نبوت کے بعد آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مصاحبت رکھتے تھے اور بے شمار احادیث آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے انہوں نے روایت کی ہیں۔ معلوم ہے کہ جب وہ بیمار ہوتے ہیں تو اپنا آپ علاج کرتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ مدینۃ الرسولؐ میں وہ تھے۔ کچھ لوگ آپس میں جنگ کر رہے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام بھی وہاں موجود تھے۔ ایک پتھر ان کے سر پر لگا اور وہ زخمی ہو گئے۔ تین ماہ تک درد میں مبتلا رہے تین ماہ کے بعد آرام ہوا۔ خاتم الانبیا علیہ السلام کے زمانۂ مبارک سے پہلے پانچ سو سال کے بعد ان کے نئے دانت نکلتے تھے۔ لیکن اب ایک سو بیس سال کے بعد نئے دانت نکلتے ہیں اور اس سال جو کہ ۱۲۲۱ھ ہے ان کے دانتوں کی تجدید کا وقت ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت سے

اب تک   سات مرتبہ ان کے دانتوں کی تجدید ہوئی ہے۔ ان کی بیویاں بہت ہیں اور لڑکے بے شمار ہیں۔ لیکن ان کی بیویں اور بچوں کو کوئی نہیں پہچانتا تھا کہ یہ خضر علیہ السلام کے ہیں اور قاضی کے سامنے بھی وہ اپنا نام مغربی بتاتے تھے اور اب ایک سو بیس سال اور سات مہینے ہوتے کہ انہوں نے شادی کرنا ترک کر دیا ہے اور بیوی نہیں چاہتے اور ان کا اب کوئی بیٹا باقی نہیں رہا۔ خضر علیہ السلام کی دوسری صفت یہ ہے کہ تمام خلق کے ساتھ خوش خلق، جواں مرد اور مشفق ہیں۔ اور نقدی و عمدہ پارچات کی شکل میں بہت عطا کرتے ہیں اور کرامت اور علم حق کی بدولت علم کیمیا جانتے ہیں اور روئے زمین کے تمام خزائن کا انہیں علم ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے حاجتمندوں پر ایثار کرتے ہیں۔ لیکن اپنے نفس پر اور اپنے دوستوں پر جو ان کے ساتھ ہوتے ہیں کچھ خرچ نہیں کرتے۔ وہ رفع حاجت کے لیے قرض بھی لیتے ہیں اور گرو بھی رکھتے ہیں اور مناکے بازار میں اور دوسرے بازاروں میں دلالی بھی کرتے ہیں اور اجرت لیتے ہیں اور اسی سے خرچ کرتے ہیں اور اچھے گانے کو بہت پسند کرتے ہیں اور رقص و وجد بہت کرتے ہیں۔ جس مجلس سماع میں صاحب حال لوگ ہوتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ چنانچہ معتبر اور متواتر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اکثر اوقات حضرت نظام الدین اولیاء بدایونیؒ کی مجالس سماع میں حاضر ہوتے تھے اور ان کی صحبت میں رہتے تھے اور یہ بھی عروۃ الوثقیٰ میں لکھا ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام کے ہمراہ انیس اصحاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح دس اصحاب خضر علیہ السلام کے ہمراہ ہوتے ہیں اور ان کی مصاحبت اکثر اقطاب اور ابدال کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس زمانے میں خضر علیہ السلام اور قطب ابدال امام شافعیؒ کے مذہب کے مطابق نماز ادا کرتے ہیں۔ جیسا کہ عروۃ الوثقیٰ میں مفصل مذکور ہے حضرت خواجہ محمد پارساؒ نے بھی اپنی کتاب فصل الخطاب میں حضرت الیاسؑ اور حضرت خضرؑ کے کمالات اور خوارق و عادات نہایت خوبی سے بیان کیے ہیں۔ عوام الناس میں بعض ضعیف روایات کی وجہ سے یہی مشہور ہو گیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام سلطان سکندر رومی کے ہم زمان تھے اور اس کے ساتھ چشمہ ظلمات کا سفر اختیار کیا۔ آب حیات پیا اور زندۂ جاوید ہو گئے لیکن یہ قول ارباب تفسیر اور ارباب سیر (سیرت) کے خلاف ہے۔ کیونکہ تفسیر اور سیرت کی کتابوں میں اکثر یہ نظروں سے گذرا ہے کہ خضر علیہ السلام ذوالقرنین اکبر کے ہم عصر تھے اور ذوالقرنین اکبر حضرت

صالح علیہ السلام کے بعد اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے مبعوث ہوئے۔ صاحب روضۃ الصفا اور بعض اصحاب سیر کا بیان ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ذوالقرنین اکبر کی خالہ کے بھائی ہیں اور ساری دنیا کی سیر میں ان کی رفاقت کی اور خضر علیہ السلام کی حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ صحبت کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔

صاحب روضۃ الصفا اور صاحب حبیب السیر لکھتے ہیں کہ سکندر رومی حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد تھا اور ان کی شریعت کا متبع تھا۔ پس حضرت خضر علیہ السلام کا سکندر کے ساتھ رہنا محال نہیں ہے۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ خضر علیہ السلام امیر تیمور صاحب قران کے ساتھ رہتے تھے اور تمام اولیاء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ انہوں نے خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ پس یہ ضروری نہیں ہے کہ انہوں نے آب حیات کی وجہ سے حیات جاوداں پائی ہو۔ حضرت ادریس اور عیسیٰ علیہ السلام نے کون سا آب حیات پیا تھا کہ زندہ ہیں۔ اس طائفہ کی زندگی مشاہدہ حق سے ہے۔ یہ حضرات اسم اعظم یا حی کی تجلیٔ دوام سے زندہ رہتے ہیں۔ اس فقیر کاتب حروف نے بھی چند مرتبہ خضر علیہ السلام کو دوسرے مردان غیب اور شہداء کی طرح دیکھا ہے اور ان کی ذات بابرکات سے استفادہ ظاہری و باطنی کیا ہے۔

مشرب صوفیہ اہل صفا

اب ہم تائید الٰہی سے مشرب صوفیہ اہل صفا بیان کرتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ یہ طائفہ صورتاً و معناً ہر حال میں طالب حق ہے۔ ان کا مشاہدہ ظہور حق ہے۔ ان کا سننا کلام حق ہے۔ ان کا بات کرنا سخن حق ہے اور ان کا سکون مذہب حق پر ہے۔ بحکم آیہ کریمہ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ اس آیت کے معنی تفسیر حسینی میں یوں بیان کیے گئے ہیں۔ یعنی نیست ہیچ جنبندہ مگر حق تعالیٰ گیرندہ است بموئے پیشانی او را بدرستی کہ آفریدگار من بر طریق عدل و حق است۔

(ترجمہ: نہیں ہے کوئی جاندار جس کو حق تعالیٰ اس کی پیشانی کے بالوں سے نہ پکڑے ہوئے ہو۔ بے شک میرا پروردگار طریق عدل اور حق پر ہے)

اور بحر معانی میں لکھا ہے کہ صراط مستقیم یہ ہے کہ منتہی بحق باشد (یعنی آخری مقام کا